علماء دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کیا فرماتے ہیں؟

۱۔ علماء کرام سے سنا ہے اور معتبر کتابوں میں نظر سے گزرا ہے کہ ناخن کاٹنے کا کوئی خاص طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لیکن جب حضرت عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب کی کتاب "اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم" کا مطالعہ کیا تو اس میں یہ عبارت موجود ہے۔

ہاتھ کے ناخن کٹوانے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ترتیب ذیل ملحوظ فرماتے سبیدھا ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے بیچ کی انگلی سے بائیں ہاتھ کے ناخن کاٹنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسب ذیل ترتیب کو ملحوظ رکھتے، سبیدھا ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرتے اور بالترتیب انگوٹھے تک ختم کرتے ۔۔۔ الخ صفحہ ۱۰۶۰ صحیح قول تحریر فرمادیں؟

۲۔ عنبر مدخول بہا کو اگر طلاق ہو جائے تو عدت واجب نہیں لیکن اگر اس کا شوہر فوت ہو جائے تو عدت واجب ہوتی ہے وجہ فرق کی فقہاء نے جو تشریح کی ہو وہ تحریر فرمادیں۔

۳۔ سرمہ لگانے کا طریقہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو تحریر فرمادیں۔

۴۔ سر میں اور ڈاڑھی میں تیل لگانے کا طریقہ اگر ثابت ہے تو تحریر فرمادیں۔

۵۔ زید حیدرآباد سے لاہور جانے کا ارادہ رکھتا ہے بورڈ میں ۲۰ دن قیام کا ارادہ ہے حیدرآباد سے لاہور پہنچنے تک زید حضر کے گانا پوری نماز پڑھے گا بھوپالی صاحب کا مجموعی تحریر فقہی جو نکتہ پر ہو تحریر فرمائیں

بندہ ابو جرار
دالسلام
ابو زنیرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

۱ ——— ہاتھوں اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی یہ ترتیب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ارشاد یا عمل سے تو صراحۃً ثابت نہیں، لہٰذا اسے مسنون سمجھنا یا سنت کے طور پر اسے بیان کرنا درست نہیں۔

البتہ امام غزالی، علامہ نووی، حافظ ابن حجر اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہم نے ذکر کیا ہے کہ چونکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر اچھے کام میں دائیں طرف سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے تھے اس لیے ابتداء دائیں طرف سے کرنی چاہئے۔

(حاشیہ اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
از مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب قدس سرہٗ)

بذل المجهود (۱، ۳۳) :

قولہ وقص الاظفار ای تقلیمها وتحصل سنیتها بای کیفیۃ کانت واولاها ان یبدأ بمسبحۃ الیمنیٰ ثم الوسطیٰ ثم البنصر ثم الخنصر ثم الابهام ثم خنصر الید الیسریٰ ثم بنصرها ثم وسطها ثم مسبحتها ثم ابهامها وفی الرجلین بخنصر الیمنیٰ ویختم بخنصر الیسریٰ وفی الشامی: قال فی الهدایہ عن الغرائب وینبغی الابتداء بالید الیمنیٰ والانتهاء بها فیبدأ بمسبحتها ویختم بابهامها وفی الرجل بخنصر الیمنیٰ ویختم بخنصر الیسریٰ انتهیٰ ونقلہ القهستانی عن المسعودیۃ وقال فی الدر المختار وفی المواهب قال الحافظ ابن حجر رحمہ اللہ: انہ یستحب کیفما احتاج الیہ ولم یثبت فی کیفیۃ شیئ خلافی لتعیین یوم لہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا انہ لا یترک اکثر من اربعین یوماً وما یعزی من النظم فی ذالک

دار الافتاء

للامام علی قال بشیخنا انه باطل وکذا قال السیوطی قد انکر الامام ابن دقیق العید جمیع هذه الابیات وقال: لا تعتبر هیئة مخصوصة و هذا لا اصل له فی الشریعة ولا یجوز اعتقاد استحبابه لان الاستحباب حکم شرعی لابد له من دلیل"

نیل الاوطار (۱/۲۹۲):

"قوله (تقلیم الاظفار) قال النووی رحمه الله: ویستحب أن یبدأ بالیدین قبل الرجلین فیبدأ بمسبحة یده الیمنی ثم الوسطی ثم البنصر الخ"

وفی الحاشیة: "قال الحافظ فی الفتح (۱۰/۳۵۸): وقد أنکر ابن دقیق العید الهیئة التی ذکرها الغزالی ومن تبعه وقال کل ذالک لا اصل له وراحداث استحباب لا دلیل علیه، وهو قبیح عندی بالعالم ولو تخیل متخیل ان البداءة بمسبحة الیمنی من أجل شرفها فبقیة الهیئة لا یخیل فیه ذالک"

"نعم البداءة بیمنی الیدین ویمنی الرجلین له اصل، وهو کان یعجبه التیامن الخ"

کشاف القناع (۱/۱۲۵):

قال ابن دقیق العید رحمه الله: وما استقر من قصها علی وجه مخصوص لا أصل له فی الشریعة ثم ذکر الأبیات المشهورة وقال: هذا لا یجوز اعتقاد استحبابه لأن الاستحباب حکم شرعی لابد له من دلیل"

دار الافتاء

فتح الباری (۱۰ / ۴۲۳) :

"فالاولیٰ ان تقدم الیمنیٰ بکمالها علی الیسریٰ"

۲ ——— مطلقہ غیر مدخول بہا پر عدت واجب نہیں کیونکہ طلاق کی وجہ سے وہ بائنہ ہوجاتی ہے اور نکاح بالکلیہ ٹوٹ کر ختم ہوجاتا ہے البتہ غیر مدخول بہا متوفی عنہا زوجہا پر عدت واجب ہوتی ہے کیونکہ عدت نکاح کے حقوق میں سے ہے اور شوہر کی وفات کی وجہ سے یہ نکاح مکمل ہوجاتا ہے اب نکاح کے مکمل ہوجانے کے بعد اس نکاح کے حق کے طور پر یہ عدت لازم ہوتی ہے۔

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (۳ / ۳۰۴) :

"و أمّا الّذی یجب أصلاً بنفسہ فھو عدّۃ الوفاۃ وسبب وجوبہا الوفاۃ قال اللہ تعالیٰ: (والّذین یتوفّون منکم ویذرون أزواجاً یتربّصن بانفسھنّ أربعۃ اشھر وعشراً) وإنّما تجب لإظھار الحزن لفوت نعمۃ النکاح اذ النکاح کان نعمۃ عظیمۃ فی حقّھا..... فوجبت علیھا العدّۃ إظھاراً للحزن لفوت النعمۃ وتعریفاً لقدرھا..... سواء کانت مدخولاً بہا أو غیر مدخول بہا..... لعموم قولہ عزّ وجلّ"

المبسوط للسرخسی (۵ / ۳۴، ۳۵) :

"فأمّا عدّۃ الوفاۃ فانّھا لا تجب إلّا عن نکاح صحیح، ویستوی فیہ الدّخول بہا، وغیر المدخول بہا، ..... وقولہ: (ویذرون أزواجاً) بیان أنّھا لا تجب إلّا بنکاح صحیح، لأنّ اسم الزّوجیۃ مطلقاً لا یکون إلّا بعد صحّۃ النّکاح، ویستوی فی ھذا الاسم المدخول بہا، وغیر المدخول بہا، وھذا لأنّ العدّۃ محض حقّ النکاح، لأنّ

دار الافتاء

النكاح بالموت ينتهي، فانه يعقد للعمر، ومضي مدة العمر ينهيه، فتجب العدة حقاً من حقوقه"

۳ ـــــ سُرمہ لگانے کے درج ذیل چار طریقے روایات سے ثابت ہیں:

(۱) پہلے تین مرتبہ یکے بعد دیگرے دائیں آنکھ میں پھر اسی طرح تین مرتبہ بائیں آنکھ میں سُرمہ لگایا جائے۔

(۲) پہلے دو مرتبہ دائیں آنکھ میں پھر دو مرتبہ بائیں آنکھ میں اور پھر ایک مرتبہ (سلائی لے کر) دونوں آنکھوں میں لگالی جائے۔

(۳) پہلے تین مرتبہ دائیں آنکھ میں پھر دو مرتبہ بائیں آنکھ میں سُرمہ لگایا جائے۔

(۴) ایک مرتبہ (سلائی لے کر) دائیں آنکھ میں پھر دوسری مرتبہ بائیں آنکھ میں پھر تیسری مرتبہ دائیں آنکھ میں، چوتھی مرتبہ بائیں آنکھ اور پانچویں مرتبہ دائیں آنکھ میں سُرمہ لگایا جائے۔

شمائل الترمذی (۱۲۸):

"عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يكتحل قبل أن ينام بالاثمد ثلاثاً في كل عين وقال يزيد بن هارون في حديثه أن النبي صلى الله عليه وسلم كانت له مكحلة يكتحل منها عند النوم ثلاثاً في كل عين."

جمع الوسائل فی شرح الشمائل (۱۲۷):

"وقد ثبت أنه صلى الله عليه وسلم قال: من اكتحل فليوتر رواه ابوداؤد في الايتار قولان: احدهما ان يكتحل في كل عين ثلاثاً كما في احاديث الباب ليكون في كل عين يتحقق الايتار، والثاني: ان يكتحل فيهما خمسة، ثلاثة في اليمنى واثنين في

10074

اليسرىٰ على ما روى في شرح السنة وعلى هذا ينبغي ان يكون الابتداء
والانتهاء باليمين تفضيلاً لها على اليسار الخ"

المرقاة شرح المشكاة (٢، ٦٨) :

"(عن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:
من اكتحل فليوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج الخ)
وفي شرحه: (فليوتر) اي ثلاثاً متواليةً في كل عين، وقيل:
ثلاثاً في اليمنىٰ واثنين في اليسرىٰ ليكون المجموع وتراً والتثليث
اعلم من فعله عليه الصلوٰة والسلام وما لا فلا وتر صادق على

شرح المناوي على هامش الجمع (١، ١٢٧) :

(عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم
كانت له مكحلة يكتحل منها كل ليلة ثلاثة) متواليه (في هذه) اي
اليمنىٰ (وثلاثة) كذالك (في هذه) اي اليسرىٰ ..... ثم اعلم
ان في هذه الرواية كلمية تنافي الاكتحال اثنين ولو في اليسرىٰ فيخالفه
ما رواه الطبراني في الكبير عن ابن عمرو رضي الله تعالىٰ عنه كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكتحل يجعل في اليمنىٰ ثلاثة
مراود والاخرى مرودين يجعل ذالك وتراً وما رواه ابن عدي
في الكامل عن انس رضي الله تعالىٰ عنه أن المصطفىٰ صلى الله عليه وسلم
كان يكتحل في اليمنىٰ ثنتين وفي اليسرىٰ بثنتين وواحدة بينهما
قال ابن سيرين رحمه الله تعالىٰ: هذا الحديث ..... ومن ثم
قيل في خبر من اكتحل فليوتر في الايتار قولان: احدهما كون الايتار

دار الافتاء

فی کل واحدۃ من العینین ، الثانی کونہ فی مجموعھما"۔

قال الحافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ: "والارجح الاول"۔

۴ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سر میں تیل لگانے کا قصد فرماتے تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل رکھتے اور پہلے ابروؤں میں تیل لگاتے پھر آنکھوں پر پھر سر میں تیل لگاتے۔

اسی طرح جب داڑھی مبارک میں تیل لگاتے تو پہلے آنکھوں پر لگاتے پھر داڑھی میں لگاتے، سر میں تیل لگاتے تو سر کے اگلے حصے سے شروع فرماتے (ماخوذ از اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۷۳)

بعض کتب سیرت میں یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی میں تیل لگاتے وقت داڑھی بچہ سے شروع فرماتے مگر اس روایت کو موضوع اور اسکی سند کو ضعیف کہا گیا ہے۔

الشمائل الشریفہ (۱ ، ۵۶):

"کان صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادھن صب فی راحتہ الیسریٰ فبدأ بحاجبیہ ثم عینیہ ثم رأسہ" الدیرانی فی الألقاب، عن عائشۃ رضی اللہ عنہا کان اذا ادھن بالشدید علی ما افتعل تطلی بالدھن ای اراد ذالک صب فی راحتہ ای فی بطن کفہ الیسریٰ فبدأ بحاجبیہ فدھنھما أولاً ثم عینیہ ثم رأسہ"۔

سبل الھدیٰ والرشاد (۷ ، ۳۴۷):

وروی ابن ابی شیبۃ والنسائی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ، قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبدأ بمقدم رأسہ الخ

دار الافتاء

التيسير بشرح الجامع الكبير للمناوي (٢، ٤٦١) :

"وفي رواية كان صلى الله عليه وسلم إذا دهن لحيته، بدأ بالعنبين".

سبل الهدى والرشاد (٧، ٣٤٧) :

"روى الطبراني بسند ضعيف عن عائشة رضي الله تعالى عنها: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا دهن لحيته، بدأ بعنفقته (كذا في المجمع ٥، ١٧٠)".

الشمائل الشريفة (١، ٥٦) :

"وفي رواية الطبراني عن عائشة رضي الله عنها كان إذا دهن لحيته، بدأ بالصفقة، الشيرازي في كتاب الالقاب عن عائشة رضي الله عنها (كذا في فيض القدير: (٥، ١١٨)

السلسلة الضعيفة (٧، ٤٢٠) :

٣٤٢٠ ـــــ "(موضوع)"

"كان إذا دهن لحيته، بدأ بعنفقته".

دار الإفتاء

سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة (٧، ٤٢٩) :

(كان إذا دهن لحيته، بدأ بعنفقته) موضوع، أخرجه الطبراني في "المعجم الاوسط" (٨، ٣٠٦، ٦٢٥٧) حدثنا محمد بن المرزبان قال: حدثنا محمد بن مقاتل الرازي قال: حدثنا عيسى ابن ابراهيم القرشي عن الحكم بن عبد الله بن سعد الأيلي عن الزهري عن سعيد ابن المسيب عن عائشة رضي الله عنها

قالت : ..... فذكره . وقال : لم يروه عن الزهري إلا الحكم بن عبد الله ، تفرّد به عيسى بن ابراهيم" .

قلتُ : وهو متروك ، كما قال النسائي ، وهو ابن طهمان الهاشمي .

قال البخاري والنسائي : "منكر الحديث" وقال ابو حاتم : "متروك الحديث ، وشيخه مثله ، بل شرّ منه" ، قال احمد رحمه الله : احاديثه كلها موضوعة" .

وكذّبه السعدي وابو حاتم وتركه جماعة وقال ابن حبان (١/ ٢٢٨) "كان ممن يروي الموضوعات عن الاثبات" .

"ومحمد بن مقاتل الرازي — وهو غير المروزي — ضعيف ، قال الذهبي في "الميزان" : تكلّم فيه ولم يترك اهـ" .

٥ ——— مسئولہ صورت میں زید جب حیدر آباد شہر کی آبادی سے نکل جائے گا تو دورانِ سفر نماز قصر کرے گا اور لاہور پہنچ کر مکمل نماز پڑھے گا کیونکہ اس کا قیام بہت دن کا ہے۔

شرح بداية المبتدي (١/ ٣٦٢ ، ٣٦٣) :

وإذا فارق المسافر بيوت المصر ، صلّى ركعتين ؛ لأنّ الإقامة تتعلّق بدخولها ، فيتعلّق السّفر بالخروج عنها ، وفيه الأثر عن علي رضي الله تعالى عنه : لو جاوزنا هذا الخُصّ لقصرنا (رواه ابن ابي شيبة رقم : ٨١٤٩) ، وعلماء السنن : (٧/ ٣١١) ، (٢/ ٢٠٣)

(جاری ہے .....)

دار الافتاء

ولا يزال على حكم السفر حتى ينوى الاقامة فى بلدة أو قرية

خمسة عشر يوماً او اكثر الخ."

وفى حاشيته تحته:

"عن داؤد بن ابى هند ..... فقلتُ: وما الخص؟ قال:

بيت من قصب." ـــــــــــــــ والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب

احمد عظيم

دار الافتاء جامعه دار العلوم كراچى ١٤

٢٧ ـ جمادى الثانية ١٤٣٤ھ

٨ ـ مئى ٢٠١٣ء

الجواب صحيح

محمد يوسف عفا الله

٢٨/٦/١٤٣٤ھ

مفتى

الجواب صحيح

٢٨ ـ ٦ ـ ١٤٣٤ھ

الجواب صحيح

اصغر على ربانى

٢٨ جمادى الثانية

١٤٣٤ھ

دار الافتاء

٢٢/٥٣٣

٣٤/٧/٣

٢٠١٣/٥/١٤

00079